Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
خطبہ نمبر
ربوہ
الفضل
فی پرچہ ۱ ار

یوم یک شنبہ ۱۴ صفر ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ‖ ۲ اخاء ۱۳۳۴ ہش - ۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء ‖ نمبر ۲۳۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

گرمی کی وجہ سے پہلے طبیعت کچھ ناساز تھی اب آرام ہے

ربوہ یکم اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"گرمی کی وجہ سے پہلے طبیعت کچھ خراب تھی اب آرام ہے"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

اُس وقت تک چین نہ لو جب تک کہ دنیا کا ایک ایک انسان اسلام کے جھنڈے تلے جمع نہ ہو جائے

اسلام کی تبلیغ کا ایک ایسا جوش اپنے اندر پیدا کرو

جو تمہاری اولاد در اولاد میں مسلسل منتقل ہوتا چلا جائے

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا احباب جماعت سے خطاب

ربوہ ۳۰ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے آج خطبہ جمعہ میں پھر احباب کو تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا دنیا کی ۲½ ارب آبادی آج بھی اسلام سے ناآشنا ہے۔ اور ہر سچے مسلمان سے یہ تقاضہ کر رہی ہے کہ وہ ان تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ حضور نے فرمایا ہم میں اور ہماری اولادوں میں مسلسل یہ جوش اور ولولہ قائم رہنا چاہئیے۔ کہ ہم اس وقت تک دم نہ لیں گے جب تک کہ دنیا کا ایک ایک انسان اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہوا نظر نہ آ جائے۔

آج سفر یورپ سے بخیریت ربوہ مراجعت فرما ہونے کے بعد پہلا جمعہ تھا۔ جبکہ احباب نے ایک لمبے عرصہ کے بعد حضور کا روح پرور خطبہ سننے اور حضور کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس موقعہ پر ربوہ کے علاوہ لائلپور۔ سرگودہا۔ جھنگ۔ اوکاڑہ اور متعدد دیگر جماعتوں کے بہت سے احباب بھی حضور انور کا دیدار کرنے اور حضور کے کلمات طیبات سے مستفید ہونے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مسجد مبارک میں صبح سے ہی مرد عورتیں اور بچے جوق در جوق آنے شروع ہو گئے تھے۔ پونے ایک بجے جبکہ حضور تشریف لائے مسجد اور اس کا وسیع صحن پوری طرح پُر ہو چکا تھا۔

حضور کا ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ مفصل طور پر تو انشاء اللہ بعد میں شائع ہو گا۔ سردست اپنے الفاظ میں خطبہ کا خلاصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

خطبہ کے شروع میں حضور ایدہ اللہ نے اپنی علالت طبع کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ربوہ آ کر گرمی کی شدت کی وجہ سے پھر طبیعت ناساز ہو گئی ہے۔ چنانچہ طبی لحاظ سے تو مجھے آج جمعہ کے لئے بھی نہ آنا چاہئیے تھا لیکن چونکہ میں ایک عرصہ کے بعد واپس آیا ہوں اس لئے چلا آیا ہوں۔ دوستوں کو چاہئیے کہ مصافحہ کی کوشش نہ کریں۔ تاکہ طبیعت پر زیادہ بوجھ نہ پڑے:

بعد ازاں حضور نے فرمایا۔ آپ لوگ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ اور دنیا میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اگر یہ دعوےٰ صحیح ہے۔ تو آپ لوگوں کو جو مسیح موعود کی جماعت کہلاتے ہیں۔ اس کا کوئی عملی ثبوت بھی دینا چاہیئے۔ اس وقت دنیا میں اڑھائی ارب آبادی ایسی ہے۔ جو اسلام سے ناآشنا ہے۔ بلکہ اسلام کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں میں مبتلا ہے۔ آپ کو سوچنا اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ آپ اس آبادی کو اسلام کی تبلیغ کے لئے کیا کوشش کر رہے ہیں۔ اس وقت ہماری جماعت کے صرف سو ڈیڑھ سو مبلغ ہیں۔ جو باہر تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ اور چالیس کے قریب یہاں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ یہ مبلغ بھی دنیوی سامان کے لحاظ سے بالکل تہی دست ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا صرف ان مبلغوں کے ذریعہ ہی آپ لوگ دنیا کی اڑھائی ارب آبادی کو کلمہ پڑھانے اور اسلام میں داخل ہونے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے تبلیغ اسلام کے لئے زندگی وقف کرنے کی عظمت واہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا یہ اتنا اہم کام ہے۔ کہ چاہیئے تو یہ کہ نہ صرف ہم بلکہ ہماری اولاد در اولاد ہزاروں سالوں تک اپنے آپ کو اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرتی چلی جائے اور اس کے سامنے اگر ہزاروں لاکھوں روپیہ بھی پیش کیا جائے۔ تو وہ دین کی خدمت ایسے عظیم الشان کام کے بالمقابل اسے ٹھکرا دے۔ گو ایک وقت آئے گا۔ جبکہ اسلام کی خدمت کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ دنیوی اموال بھی بے حد وحساب دے گا۔ لیکن اس وقت ہمارا فرض یہی ہے۔ کہ ہم دنیوی اموال کی طرف منہ بھی نہ کریں۔ اور صرف اس امر کو اپنا مطمح نظر بنا لیں۔ کہ خواہ ہمیں فاقوں پر فاقے آئیں۔ مگر ہم دنیا کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل کر کے چھوڑینگے

حضور نے فرمایا حضرت سید الدین چشتی اور ان کے بعد ان کے خلفاء کی مسلسل تبلیغی مساعی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ آج ہمارے ملک میں کروڑوں کلمہ گو موجود ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

۔ اخبار ربوہ ۔

ربوہ یکم اکتوبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو رات کے اکثر حصہ میں بے خوابی رہی۔ آج گھبراہٹ اور اعصابی بے چینی زیادہ ہے۔ بائیں گردہ میں بھی کچھ درد ہے احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں:

— محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گھبراہٹ میں کچھ کمی ہے۔ مگر رات بے خوابی زیادہ رہی۔ اور کمزوری بدستور ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ آپکو شفائے کامل وعاجل عطا کرے:

— کل خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ نے گرمی کی شدت کا ذکر فرمایا اسکے معاً بعد تیز ہوا چلنی شروع ہوئی، اور مطلع ابر آلود ہو گیا۔ شام کو ۶ بجے سے رات کے ۸ بجے تک خاصی تیز بارش ہوئی نیز رات کو بھی تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ جس کی وجہ سے موسم کسی حد تک خوشگوار ہو گیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر ... نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء

یہ جھگڑے

آج کل مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اور ان علمائے اسلام کا باہم تنازعہ چل رہا ہے۔ جن کے پیچھے لگ کر مودودی صاحب اور جماعت اسلامی نے فسادات پنجاب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ یقیناً اس خیال سے کہ وہ عوام کی اس شورش سے جو ان لوگوں نے پیدا کی ہے۔ کوئی بڑا عظیم فائدہ اٹھا سکیں گے۔ اور اس طرح ایک بہت بڑے عوامی لیڈر بن جائیں گے۔ مگر فسادات نے کچھ ایسی صورت اختیار کر لی۔ کہ مودودی صاحب نتائج سے خوف زدہ ہو گئے۔ اور تحقیقاتی عدالت میں انہوں نے اپنے پرانے حلیفوں کے خلاف محاذ قائم کیا۔ اور ان کے علی الرغم اپنی بریت ثابت کرنے کے لئے پورا پورا زور لگایا۔

اگرچہ مولانا مودودی صاحب کے عقائد پر ہم اور علمائے اسلام شروع سے روشنی ڈالتے آئے ہیں۔ لیکن احمدیت کے خلاف جو طوفان برپا ہو رہا تھا۔ اس طوفان میں ان کی حقیقت کچھ عرصہ دبی رہی۔ لیکن جب علماء کے خلاف مودودی صاحب نے وہ پارٹ ادا کیا۔ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ تو علماء کی آنکھیں کھلیں۔ اور انہوں نے از سر نو آپ کے عجیب و غریب عقائد کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ مولانا مودودی صاحب کے خیالات اور ارادے پوری طرح عریاں ہو کر علماء اور عوام کے سامنے آ گئے ہیں۔

یہ علماء اکثر وہی ہیں۔ جن کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے کراچی میں بیٹھ کر اسلامی دستور کے اصول دنیا میں سب سے پہلے بنائے ہیں۔ اور جس کے متعلق مودودی صاحب اور ان کی جماعت کا دعویٰ ہے۔ کہ شروع سے لے کر ایسا کارنامہ اب تک سرانجام نہیں دیا گیا۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ نیا قرآن پہلی دفعہ کراچی میں بنایا گیا ہے۔ جس کی نہ تو نعوذ باللہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر تھی۔ اور نہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اس سے آگاہ تھے۔ اور نہ سلف صالحین اس کو پا سکے تھے۔

دعویٰ یہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ اسلام کے تمام فرقوں نے متفق اور متحد ہو کر یہ "قرآن" بنایا ہے۔ اور اب یہ حرف آخر ہی نہیں بلکہ "تمام اسلامی حکومتیں حقیقی قرآن کریم کے نہیں بلکہ اس "قرآن" کے مطابق ہی اسلامی دستور بنایا کریں گی۔" یہ وہی متفق اور متحد علمائے اسلام ہیں۔ جو آج مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے عقائد پر معترض ہیں۔ اور ان عقائد کی بناء پر آپ پر کفر کے فتوے لگائے جا رہے ہیں۔

انہی علمائے کرام میں سے ایک یعنی مولانا احمد علی صاحب امیر جماعت خدام الدین شیرانوالہ گیٹ کے متعلق روزنامہ تسنیم نے اپنی اشاعت ۲۸ ستمبر میں جو کچھ فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ تسنیم اپنے اداریہ میں لکھتا ہے

"معاصر "نوائے پاکستان" تو خیر ان باتوں کو اپنی پیشہ ورانہ اور فنی مہارت و مشاقی سے تعبیر کرے گا۔ لیکن ہم مولانا احمد علی سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ نے شریعت سے کسی شخص کی طرف غلط بات منسوب کر دینے کی کس طرح اجازت حاصل کر لی ہے؟ اور پھر اسی بات پر اکتفاء نہیں کیا۔ کہ مولانا مودودی کے کسی عام قسم کے ناکردہ گناہ کو آڑ بنایا جائے۔ بلکہ آپ اتنے بڑے ظلم پر تل گئے ہیں۔ کہ "مذہبی سیاست" کی اس مہم میں آپ نے رسول اللہ صلعم کی ذات کے ساتھ گستاخی کرنے سے بھی احتراز نہیں کیا۔ آپ اس وقت بزعم خود مسند افتاء پر جلوہ افروز ہیں۔ ہم آپ سے ہی یہ فتویٰ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے۔ جو کسی بے گناہ شخص کی طرف کفریہ کلمہ منسوب کرے۔ خصوصاً جبکہ وہ کفریہ کلمہ براہِ راست رسول اللہ صلعم کی ذات سے بھی متعلق ہو؟ اور اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ یہ بات واقعی طور پر منسوب کی گئی ہے۔ تو شریعت ایسے شخص کے لئے کیا سزا تجویز کرتی ہے؟ کیا ایسا شخص اس کے بعد کسی مسجد کا امام یا خطیب رہ سکتا ہے۔ یا اسے مسندِ ارشاد و افتاء پر متمکن رہنے دیا جا سکتا ہے؟ کیا اس کے بعد یہ کلمہ جو اس شخص نے کسی دوسرے بے گناہ شخص کی طرف غلط طور پر منسوب کیا ہے۔ اسی طرح اس کے اپنے نامۂ اعمال میں نہ رکھ دیا جائے گا۔ جیسا کہ اس صورت میں ہوتا۔ جبکہ اس نے یہی کلمہ اپنے عقیدے کی بنیاد پر خود کہا ہوتا۔ اور کیا پھر اس کفر کو اچھالتے پھرنا اور ہزاروں لاکھوں اشخاص تک اسی کو پہنچانے کی کوشش کرنا رسول اللہ صلعم کی توہین کرنے کے مترادف نہیں؟"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۵ء)

اس کے آگے تسنیم مولانا احمد علی صاحب کو مشورہ دیتے ہیں کہ

"بہرحال یہ مولانا احمد علی کے سوچنے کا کام ہے۔ کہ اب ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ یا نہیں۔ کہ وہ پبلک طور پر اپنی غلطی کا اعتراف کریں۔ اللہ سے توبہ اور استغفار کریں۔ اور اس بات کا اہتمام کریں۔ کہ ان کی طرف سے اپنے غلط بیان کی تردید اور توبہ کا اعلان ان سب لوگوں تک پہنچ جائے۔ جو ان کے سابقہ بیان کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ خدا تو قیامت کے دن نیتوں کے مطابق فیصلے کرے گا۔ لیکن دنیا میں شرعی نقطۂ نظر سے توبہ و انابت کا یہ انداز اختیار کرنا ان پر لازم ہے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۵ء)

اس کے متعلق ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ ع

توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

اس کے آگے تسنیم نے ایک واقعی اصولی بات واضح کی ہے۔

"جب سے اس ملت نے روئے زمین پر اپنے وجود کے اصل مقصد و مدعا کو فراموش کیا ہے۔ اور اپنی فکری و عملی قوتوں کو مثبت اور تعمیری کاموں سے ہٹا لیا ہے۔ اور اس کی ساری سرگرمیاں انتشار و خلفشار کی نذر ہو گئی ہیں۔ اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ اس ملت کے رہنماؤں - مذہبی اور سیاسی - کی نہ صرف یہ کہ بیشتر توجہات تخریبی کاموں پر مرکوز ہو گئی ہیں۔ بلکہ ان کی صلاحیتوں اور توانائیوں کے جوہر ہی اس وقت کھلتے ہیں۔ جب یہ اپنے معاشرے کو تشتت و افتراق کا درس دے رہے ہوں۔ اس موقع پر یہ حضرات ایسے ایسے نادر کارنامے انجام دیتے ہیں۔ جن سے اخلاقی قدروں کا معمولی سے معمولی تصور رکھنے والا شخص بھی حیرانی کی حالت میں یہ سوچنے لگتا ہے۔ کہ کیا اسلام کے اصولوں اور اس کے پیغمبر کی اطاعت کا دم بھرنے والے افراد کے لئے اس حد تک گر جانا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ اسی بدقسمتی کا نتیجہ ہے۔ کہ انحطاط کے دور میں مسلمانوں کے اندر جب بھی کوئی اصلاحی تحریک اٹھی۔ اور یہ بات تاریخی شواہد سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ کہ اس وقت جن مکاتیب فکر کو مذہبی فرقے قرار دیا جاتا ہے۔ ان کی ایک بڑی اکثریت ابتداءً اصلاحی کوششوں کی شکل میں نمودار ہوئی تھی۔ اسے بیرونی دشمنوں سے زیادہ اپنوں کی مخالفتوں سے سابقہ پیش آیا۔ یہ بات تو اسلام کی حقانیت اور اس کے اصولوں کی برتری کی مرہونِ منت ہے۔ کہ دوسرے بہت سے ضابطہ ہائے زندگی کے برعکس اور مسلمانوں ہی کی عظیم نوازشات کے علی الرغم یہ دین فکری سطح پر ابھی تک زندہ ہے۔ اور ہر دور میں کسی نہ کسی ایسی شخصیت یا تحریک کو ابھار دیتا ہے۔ جو علم و فکر کی دنیا پر اپنا مستقل نقش چھوڑ جاتی ہے۔ اور نہ ہمارے سیاسی و مذہبی رہنماؤں نے مستثنیات کو چھوڑ کر اقامتِ دین کی ہر آواز یا تحریک کو دبانے کے لئے کبھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ مسلمانوں کے اندر بہت بڑے بڑے فتنے اٹھے۔ لیکن اس کے باوجود ملت میں کبھی اسلام کی بنیادوں پر اختلاف رونما نہیں ہوا۔ لیکن ہمارے بعض دینی رہنماؤں کو اصول اور فروع کو خلط ملط کر دینے میں جو ید طولیٰ حاصل ہے۔ اس کے تحت یہ ہر معمولی سے معمولی فروعی اختلاف کو یا کسی مسئلے یا نظریے کو بیان کرنے میں الفاظ اور ادائے مطلب کے انداز کے اختلاف کو اسلام اور کفر کا مسئلہ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ حسن ظن سے کام لیتے ہوئے اس طرز عمل کو بھی ان لوگوں کی کم فہمی اور مسلمانوں کے فکری انحطاط سے تعبیر کیا جا سکتا تھا۔ لیکن انسان ان حضرات کے خلوص پر اس وقت شبہ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جب یہ دین کے نام پر صریح غلط بیانیوں اور دروغ و افتراء سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور دوسروں پر کفر کا ٹھپہ لگانے کی کوشش میں خود کفر میں مبتلا ہو جانے سے بھی پرہیز نہیں کرتے۔"

(روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۵ء)

ایک مدت سے جماعت احمدیہ یہی باتیں مختلف پیرایوں سے پیش کرتی چلی آئی ہے۔ مگر خود مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے احمدیت کے خلاف کیا اسی کردار کا مظاہرہ نہیں کیا۔ جس کے وہ آج اس قدر شاکی نظر آتے ہیں۔ مگر آج جب وہی متفق اور متحد علمائے کرام جن سے مل کر "نیا قرآن" کراچی میں بنایا گیا ہے۔ مودودی صاحب کے عقائد کا جائزہ از سر نو لینے لگے ہیں۔ تو یہ وعظ و نصیحت کے باب کیوں لکھے جانے لگے ہیں؟

ہم اس معاملہ میں کسی کے ساتھ نہیں۔ لیکن ہم علمائے اسلام اور خود مولانا مودودی صاحب اور ان کی جماعت دونوں سے عرض کرتے ہیں۔ کہ روزنامہ تسنیم نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ دونوں فریق اس پر غور کریں اور اسلام اور مسلمانوں پر رحم کریں۔ آج جبکہ کفر و الحاد اسلام پر حملہ آور ہو رہا ہے۔ ہم سب کو ان جھگڑوں کو چھوڑ کر مقابلہ کے لئے نکلنا چاہیئے۔ یورپ میں ہزاروں لاکھوں روحیں اسی آسمانی پانی کے لئے ترس رہی ہیں۔ مگر ہم فروعی معاملات پر بڑے بڑے جھگڑے بپا کر کے اسلام سے ان کو متنفر بنا رہے ہیں۔ اور اسلام کا نمونہ تقریر و تحریر اور عمل سے ایسا پیش کر رہے ہیں۔ کہ وہ اسلام کے نزدیک آتے آتے بدک جاتے ہیں۔

خطبہ جمعہ

اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کرو کہ تمہارا مٹنا اللہ تعالیٰ کی غیرت کبھی برداشت نہ کرسکے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں آج اختصار کے ساتھ جماعت کو ایک موٹی سی بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ لمبی باتیں بعض دفعہ انسان کو اس کے مقصد سے دور کر دیتی ہیں۔ اور چھوٹے چھوٹے فقرے یا چھوٹی چھوٹی تقریریں اس کو اسکے مقصد کے زیادہ قریب کر دیتی ہیں۔ اور انسان انکو یاد رکھ سکتا ہے

بدر کی جنگ کے موقعہ پر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ۳۱۳ آدمی تھے۔ اور ان میں سے بھی پورے باہتھیار اور مسلح آدمی تھوڑے تھے۔ ایک حصہ صحابہ رض کا ایسا تھا جس کے پاس سامان بھی پورا نہیں تھا۔ اس کے مقابلہ میں دشمن کی فوج ایک ہزار کی تعداد میں تھی۔ اور وہ سب کے سب مسلح اور سوار تھے۔ اس حالت میں یہ قیاس کیا جا سکتا تھا کہ ایک ہزار آدمی تین سو تیرہ آدمیوں کو جبکہ وہ پوری طرح مسلح بھی نہیں ہیں۔ جبکہ وہ سوار بھی نہیں ہیں۔ اور جبکہ ان کی حرکتیں اتنی تیز نہیں ہو سکتیں۔ جتنی ان کے مقابل میں دشمن کی حرکتیں تیز ہو سکتی ہیں۔ تھوڑی سی دیر میں ہی ختم کر دے گا۔ چنانچہ واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت دشمن بھی یہی خیال کرتا تھا۔ کہ ہم تھوڑے سے عرصہ میں ان کو مار لیں گے۔ اور صحابہ رض بھی یہی سمجھتے تھے۔ کہ ظاہری حالات میں یہ تھوڑی سی دیر میں ہم پر غالب آ جائیں گے کیونکہ

حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے

کہ جب لشکر بندی ہو گئی۔ تو صحابہ رض نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے لشکر کی صفوں سے پیچھے ایک مچان بنا دیا۔ اور یہ خواہش کی کہ آپ اس جگہ پر بیٹھیں اور پھر دو تیز چلنے والی اونٹنیاں جو سارے لشکر میں سب سے تیز چلنے والی تھیں اس مچان کے ساتھ لا کر باندھ دیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان اونٹنیوں کو باندھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ اونٹنیاں کیوں باندھی گئی ہیں۔ صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تھوڑے ہیں دشمن زیادہ ہے۔ وہ باسامان ہے اور ہم بے سامان ہیں کوئی بعید نہیں کہ

تھوڑے سے وقت میں دشمن ہم پر غالب آ جائے

اور ہم مارے جائیں۔ یہ اونٹنیاں اس لئے باندھتے ہیں۔ کہ آپ اور ابوبکر رض دونوں ان پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ جائیں۔ وہاں اور مسلمان بھی ہیں۔ جو اس خیال سے اس جگہ پر نہیں آئے تھے کہ شاید لڑائی نہیں ہوگی۔ ورنہ وہ ایمان میں ہم سے کم نہیں ہیں۔ آپ کے وہاں سلامت پہنچ جانے کی وجہ سے اسلام قائم رہے گا۔ اور اگر آپ کو گزند پہنچا۔ تو پھر اسلام کے قائم رہنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اس لئے یہ اونٹنیاں ہم نے یہاں کھڑی کر دی ہیں۔ اور ابوبکر رض کو بھی ہم یہاں بٹھا چلے تاکہ اگر ہم مارے جائیں۔ تو آپ ان اونٹنیوں پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ سکیں۔

یہ بات

دلالت کرتی ہے

کہ جہاں دشمن یہ سمجھتا تھا کہ ہم نے ان کو مار لیا۔ وہاں صحابہ رض بھی یہ سمجھتے تھے۔ کہ شاید آج ہم مارے گئے۔ یہ بے شک فرق ہے کہ انہوں نے موسےٰ کے ساتھیوں کی طرح ایسے موقعہ پر گھبرا کر یہ نہیں کہا کہ اذھب انت و ربك فقاتلا انا ھھنا قاعدون بلکہ انہوں نے یہی کہا کہ اے خدا کے رسول ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے۔ اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔ وہ آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ہم پکڑے گئے۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ جو کچھ ہمیں

خدا نے طاقت دی

ہے۔ اسے ہم استعمال کریں گے۔ اور اس جنگ کو ہم عذاب نہیں سمجھتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام سمجھتے ہیں۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس وقت یہی سمجھ رہے تھے۔ کہ ظاہری حالات میں ان تھوڑے سے لوگوں کا بچ رہنا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب آپ کو مچان پر بٹھا کر صحابہ رض

میدان جنگ میں

چلے گئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گر گئے۔ اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا مانگنی شروع کر دی

اللّٰھم یا رب ان اھلکت
ھذہ الطائفۃ الصغیرۃ
فلن تعبد فی الارض ابداً

اے میرے خدا اے میرے رب! میں اور تو کچھ نہیں کہتا۔ میں تیری توجہ صرف اس طرف پھرانا چاہتا ہوں۔ کہ اگر یہ چھوٹی سی جماعت (کیونکہ دشمن کے غلبہ کی یہی وجہ تھی۔ کہ وہ بہت زیادہ تھا۔ اور یہ تھوڑے تھے) جسے بظاہر چھوٹا ہونے کی وجہ سے مر جانا اور تباہ ہو جانا چاہیئے آج اس میدان میں ماری گئی۔ تو فلن تعبد فی الارض ابداً۔ اس دنیا میں آئندہ

تیری عبادت کرنے والی جماعت

اور کوئی باقی نہ رہے گی۔ یہ واقعہ اپنے اندر بہت سے سبق رکھتا ہے۔ لیکن ایک بہت بڑا سبق جو اس میں سے ملتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس بات کی شہادت دیتے ہیں۔ اور اس وقت دیتے ہیں جبکہ کوئی غیر موجود نہیں۔ جس کو خوش کرنا مقصود ہو۔ اس وقت دیتے ہیں۔ جبکہ اپنی جماعت بھی موجود نہیں۔ جس کے حوصلے بڑھانے مقصود ہوں۔ صرف ابوبکر پاس تھے گویا نہ دشمن موجود ہے جس کا دل توڑنا مقصود ہے۔ نہ دوست موجود ہے۔ جس کا حوصلہ بڑھانا مقصود ہے۔ صرف خدا اور اسکا بندہ دونوں اس جگہ پر ہیں۔ اس وقت وہ یہ شہادت دیتے ہیں کہ اے میرے رب۔ اگر یہ جماعت مر گئی تو دنیا میں تیرا نام لیوا کوئی باقی نہیں رہے گا۔ یا دوسرے لفظوں میں آپ نے یہ کہا کہ اے میرے رب تیرا نام صرف

اس جماعت کے ساتھ زندہ ہے

یہ صحابہ رض کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک شہادت تھی۔ مگر کتنی عظیم الشان شہادت تھی۔ یہ اس بات کی شہادت تھی کہ اگر یہ لوگ نہ رہیں۔ تو خدا تعالیٰ کا نام بھی دنیا میں نہیں رہیگا گویا ایک لحاظ سے خدا زندہ رکھنے والا تھا مسلمانوں کو۔ خدا زندہ رکھنے والا تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو۔ تو دوسرے لفظوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی زندہ رکھنے والے تھے خدا کو۔ جس طرح خدا نہ ہوتا تو یہ دنیا بھی نہ ہوتی۔ اسی طرح صحابہ رض کو دیکھتے ہوئے یہ بات بھی سچی تھی۔ کہ اگر وہ نہ ہوتے۔ تو اس دنیا میں خدا بھی نہ ہوتا۔ اگر یہ بات سچی تھی۔ اور اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ سچی تھی۔ قطع نظر اسکے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے رسول تھے۔ اور سچے تھے اور وہ کوئی خلاف واقعہ بات نہیں کہہ سکتے تھے ایک کافر کو بھی یہ ماننا پڑیگا۔ ایک منکر اسلام کو بھی یہ ماننا پڑے گا۔ کہ جن حالات میں یہ شہادت

دی گئی تھی ان کو مدنظر رکھتے ہوئے دنیوی لحاظ سے بھی شہادت بہت بڑی اہمیت رکھتی تھی۔ قطع نظر اس کے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کے رسول تھے۔ قطع نظر اس کے آپؐ

صادق اور امین

تھے قطع نظر اس کے کہ کوئی غلط کلمہ آپ کی زبان سے نہیں نکل سکتا تھا۔ کوئی اور لیڈر بھی اگر ان حالات میں یہ بات کہتا تو ماننا پڑتا کہ اس کا یقین دیدنی تھا۔ جس کا اس نے اظہار کیا اور اس کے نقطۂ نگاہ سے تسلیم کرنا پڑتا کہ وہ اپنی جماعت کے متعلق یہی عقیدہ رکھتا تھا کہ خدا تعالےٰ اس

جماعت سے زندہ ہے

اور یہ یقینی بات ہے کہ جس جماعت سے خداوند ہو۔ اس کا مٹنا کوئی معمولی بات نہیں ہو سکتی جس جماعت سے خدا زندہ ہو۔ کیا کسی انسان کے تصور میں بھی آسکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے اور اس کا قانون قدرت اور یہ سورج اور یہ چاند اور یہ زمین اور یہ آسمان جو خدا تعالےٰ کے غلام ہیں وہ کبھی اسکو مرنے دیں گے۔ جس سے

ان کا آقا زندہ ہے

پھر کیا خدا ان کو مرنے دے سکتا ہے۔ جن سے وہ خود زندہ ہے یہ ایک ایسی شہادت ہے جس سے صحابہؓ اپنے ذہن میں فیصلہ کر سکتے تھے کہ ہم دنیا میں ایک بہت بڑا کام کر رہے ہیں اور ہماری اس دنیا میں ضرورت ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی ضرورت کس لحاظ سے سمجھتی ہے کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اے خدا اگر یہ چھوٹی سی جماعت مر جائے تو تیرا نام لینے والا اس دنیا میں کوئی باقی نہیں رہیگا جن معنوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ کہا تھا کم سے کم میں ان معنوں میں یہ فقرہ اپنی جماعت کی نسبت نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ابھی مجھے ان کی نمازوں میں کمزوریاں نظر آتی ہیں۔ ابھی نماز کو نماز کی حقیقت کے ساتھ پڑھنے والے بہت کم لوگ ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دوسروں کی نسبت زیادہ نمازیں پڑھنے والے لوگ ہم میں موجود ہیں لیکن نماز کو نماز کی صورت میں پڑھنا بالکل اور چیز ہے۔ اسی طرح دوسرے

اخلاق فاضلہ

ہیں جن میں ابھی بہت بڑی کمی دکھائی دیتی ہے لن تعبد فی الارض میں جو عبادت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے خالی یہ معنی نہیں ہیں کہ نماز پڑھی جائے۔ بلکہ درحقیقت دین کے تمام احکام عبادت میں شامل ہیں۔

اگر کوئی شخص سچ اسلئے بولتا ہے کہ اسے دنیا میں عزت حاصل ہو تو وہ

سچ کا فائدہ

اٹھائے گا۔ مگر اس کا سچ عبادت نہیں ہوگی لیکن اگر کوئی شخص اسلئے سچ بولتا ہے کہ میرے خدا نے کہا ہے کہ سچ بولو۔ تو وہ سچ کا فائدہ بھی اٹھائے گا اور اس کا سچ عبادت بھی بن جائے گی۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ وہ مسلمان جو اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتا ہے اس نیت اور ارادہ سے کہ مجھے خدا تعالےٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ تو اس کا اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی ثواب کا موجب ہوگا۔ اور اس کا یہ فعل عبادت شمار ہوگا۔ اب جو چیز دی گئی ہے۔ وہ روٹی ہے۔ کھانے والی بیوی ہے۔ مگر خدا کہتا ہے کہ یہ میری عبادت ہے۔ کیونکہ یہ میرے نام سے اور میری خاطر دی گئی ہے۔ پس

نماز کا نام

ہی عبادت نہیں بلکہ ہر اس چیز کا نام عبادت ہے۔ جو خدا کے لئے کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اور تو اور اگر اپنے منہ میں بھی کوئی شخص اسلئے لقمہ ڈالتا ہے کہ خدا نے کہا ہے۔ کلوا واشربوا تو اس کا اپنے منہ میں لقمہ ڈالنا بھی عبادت بن جاتا ہے۔ شاید تم میں سے بعض لوگ کہیں کہ یہ تو بڑی آسان بات ہو گئی اس میں مشکل ہی کیا ہے۔ اس شبہ کے ازالہ کے لئے میں تمہارے پردے تو چاک کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر ابھی میں تم سے پوچھوں کہ تم میں سے کتنے ہیں جو بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ تو شاید تم میں سے بہت کم لوگ ہوں گے۔ جو کھڑے ہوں گے۔ حالانکہ جہاں سچا عشق ہوتا ہے وہاں انسان آپ نئی نئی ایجادیں کیا کرتا ہے۔ مگر ہمارے لئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ایجادیں کی ہوئی ہیں۔ ہم ان کو بھی اختیار نہیں کرتے اگر میں تم سے پوچھوں کہ تم میں سے کتنے لوگ ہیں۔ جو کھانا کھانے کے بعد الحمد للہ کہتے ہیں تو تم میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جو کھڑے ہوں گے۔ جب تم نے میری یہ بات سنی تھی کہ ہمارا کھانا کھانا بھی عبادت ہے تو تم نے اپنے دل میں سمجھا تھا کہ یہ کتنی

چھوٹی سی بات

ہے۔ اب تو ہمارے لئے آسانی ہی آسانی ہو گئی ہے۔ مگر میں نے بتایا ہے یہ چھوٹی بات نہیں تم باقاعدہ بسم اللہ کہکر بھی کھانا نہیں کھاتے۔ مگر اسجگہ میری مراد وہ بسم اللہ نہیں جو لوگ بلا سوچے سمجھے کہہ دیتے ہیں۔ اور جس کے مفہوم کو وہ سمجھتے ہی نہیں۔

بلکہ میری مراد یہ ہے کہ کیا تم اس مفہوم کے ساتھ بسم اللہ کہا کرتے ہو کہ میرے سامنے جو کھانا پڑا ہے یہ میرا نہیں بلکہ خدا کا ہے۔ اور اس کی اجازت سے میں اسے کھانے لگا ہوں۔ پھر کیا کھانا کھا کر تم الحمد للہ کہتے ہو۔ جس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ یہ کھانا مجھے خدا نے ہی دیا تھا۔ کہ اس نے مجھے ہر چیز کھلائی۔ اگر وہ نہ کھلاتا۔ تو میں کہاں سے حاصل کرتا۔ شاید تم میں سے ایک دو فیصدی یا کچھ زیادہ لوگ ایسے نکلیں گے جو منہ سے تو بسم اللہ کہتے ہیں۔ مگر حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ منہ سے الحمد للہ کہتے ہیں۔ مگر حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ ان حالات میں تم بتاؤ کہ کیا تمہارے لئے خدا تعالےٰ کے بندے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اے خدا اگر تو نے ان لوگوں کو مرنے دیا تو

تیرا نام لینے والا

اس دنیا میں کوئی نہیں رہے گا۔ یہ بظاہر ایک چھوٹی سی بات ہے۔ لیکن اگر اسکو تم اپنے نفس پر چسپاں کرو اور اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کرو کہ تمہارا مٹنا اللہ تعالےٰ کی غیرت کبھی برداشت نہ کر سکے۔ تو تم کہیں سے کہیں ترقی کر کے نکل جاؤ۔ پس صبح اور شام سوچو کہ اگر میں مر جاؤں تو کیا خدا تعالےٰ کی بادشاہت کو کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے کہ ہاں پہنچے گا۔ تو تم سمجھ لو کہ تم اور تمہارے جیسے کچھ اور افراد (کیونکہ جماعت درحقیقت منظم افراد کے مجموعہ کا ہی نام ہے) جن سے ہی دین اسلام اور احمدیت کو بچایا جائیگا لیکن اگر تمہارا نفس تمہیں یہ جواب دے کہ تمہارے مرنے سے

خدا تعالےٰ کی بادشاہت

کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح گھر میں ایک کتا داخل ہوتا اور نکل جاتا ہے۔ اور کوئی اسکو پوچھتا بھی نہیں۔ یہی تمہاری حیثیت ہے اور تم اپنے نفسانی اغراض کو پورا کرنے میں ہر وقت منہمک رہتے ہو۔ تو تمہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر تمہارا دشمن کبھی تم پر حملہ کرے تو زمین و آسمان سے مخاطب ہو کر کبھی نہ کہے گی۔ کہ اللھم ان اھلکت ھذہ الطائفۃ الصغیرۃ فلن تعبد فی الارض ابداً۔ اے خدا اگر یہ چھوٹی سی جماعت مار دی گئی۔ تو پھر تیرا نام لینے والا اس دنیا میں کوئی نہیں رہے گا۔ یہ مٹ جائیں گے پیشتر اس کے کہ اس عظمت کو حاصل کریں۔ جس عظمت کو حاصل کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے، یہ مٹ جائیں گے۔ پیشتر اس کے کہ اس نظام کو قائم کریں جس نظام کو قائم کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے یہ مٹ جائیں گے پیشتر اس کے کہ اس

شریعت کو قائم کریں

جس شریعت کو قائم کرنے کے لئے یہ کھڑے ہوئے تھے۔ بے شک یہ مٹ جائیں گے کیونکہ یہ تھوڑے سے لوگ ہیں۔ اور ان کا مٹانا کوئی مشکل امر نہیں۔ بے شک ان کا نام لینے والا دنیا میں کوئی باقی نہیں رہے گا۔ ان کی شہرت باقی نہیں رہے گی۔ تاریخ انہیں یاد نہیں رکھے گی اور بے شک اس میں ان کا نقصان ہے مگر انسان ہونے کے لحاظ سے یہ اتنا بڑا نقصان نہیں۔ انسان ہوتا ہی گمنام ہے۔ اگر ان کا نام مٹ گیا۔ تو اے خدا یہ وہ چیز کھوئیں گے جو انہیں ابھی ملی نہیں۔ یہ وہ چیز کھوئیں گے جو ابھی تیرے پاس ہے ان کے پاس نہیں آئی۔ انہوں نے بھی اپنا نام پیدا کرنا تھا۔ انہوں نے ابھی تاریخ میں اپنے لئے مقام حاصل کرنا تھا۔ یہ مٹے تو وہ چیز کھوئیں گے۔ جو ابھی انہیں نہیں ملی۔ مگر اے خدا ان کے مٹنے کے ساتھ ہی تیرا نام بھی مٹ جائے گا۔ جو پہلے سے موجود ہے۔ گویا یہ وہ چیز کھوئیں گے جو نہیں اور تو وہ چیز کھوئے گا جو ہے یہ کتنا

غیرت دلانے والا فقرہ

ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی صفات کو کتنا جوش دلانے والا فقرہ ہے کہ لن تعبد فی الارض ابداً یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے استعمال فرمایا۔ مگر اس فقرہ نے عرش الٰہی کو ہلا دیا اور یقیناً جب آپؐ نے یہ فقرہ کہا تو اس وقت آسمان کانپ گیا ہوگا کہ اے خدا یہ ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہے۔ بے شک دنیا کی نگاہ میں یہ ایک ذلیل اور حقیر چیز ہے بے شک یہ مٹ جائے گی۔ اور مٹ سکتی ہے۔ دشمن اس پر غالب آجائے گا۔ اور اسے مار ڈالے گا۔ مگر یہ مریں گے۔ تو ان کا نقصان تھوڑا ہے۔ یہ مریں گے۔ انہیں یہ چیز نہیں ملے گی۔ جس کے لئے یہ دنیا میں کھڑے ہوئے تھے۔ لیکن اے میرے رب اگر یہ مر گئے تو اس دنیا میں تو بھی مر جائیگا تو رب العلمین ہے۔ . . . . مگر اس دنیا میں تو رب العلمین نہیں سمجھا جائے گا تو رحمن اور رحیم ہے۔ مگر اس دنیا میں تو رحمن اور رحیم نہیں سمجھا جائے گا۔ مالک یوم الدین ہے مگر دنیا میں تو مالک یوم الدین نہیں سمجھا جائے گا۔ تیرا رب العلمین اور رحمن اور رحیم اور یوم الدین ہونا ان تھوڑے سے لوگوں کے طفیل ہے۔ ان مختصر الفاظ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی غیرت کو اتنا بھڑکا دیا اور اس کی [illegible] میں اتنا جوش پیدا کر دیا کہ چند [illegible] اندر اندر

خدا تعالےٰ کے فرشتے

آسمان سے اتر آئے۔ اور اس جنگ کا پانسہ ہی پلٹ گیا۔ صحابہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ جنگ بدر میں ابلق گھوڑوں پر سفید لباس پہنے ہوئے کچھ سوار ایسے تھے۔ جو ہمارے اردگرد رہتے تھے۔ اور ہم جہاں بھی جانتے وہ ہمارے آگے آگے گھوڑے دوڑاتے ہوئے پہنچ جاتے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ دشمن کو ہم نہیں مارتے بلکہ وہ مارتے ہیں۔ یہ فرشتے تھے۔ جو جنگ بدر میں نازل ہوئے۔ مگر یہ فرشتے کیوں اترے؟ اسی جوش دلانے والے فقرہ کی وجہ سے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں استعمال فرمایا۔ انہوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

اللہ تعالےٰ کی صفات

کو ایسی جگہ سے پکڑا ہے۔ کہ اب خدا تعالےٰ کی غیرت یہ کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ وہ ان کو مرنے دے۔

پس جب تک انسان اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا نہ کرے۔ جس کی وجہ سے خدا تعالےٰ اس کی موت اور ہلاکت پر اپنی سبکی اور اپنی صفات کی ہتکی محسوس کرے۔ اس وقت تک یہ امید رکھنا کہ بڑے بڑے کاموں میں وہ کامیاب ہو جائے گا۔ بالکل غلط ہے۔ یہ نکتہ تم اپنے سامنے رکھو۔ اور ہمیشہ سوچتے رہو۔ کہ اگر ہم مر جائیں۔ تو کیا ہوگا۔ اگر تمہارا مرنا ایسا ہی ہو۔ جیسے ایک گدھے کا مرنا ہوتا ہے۔ یا ایک بکری اور گھوڑے کا مرنا ہوتا ہے۔ تو سمجھ لو کہ تمہارے وجود سے اسلام کا جیتنا ناممکن ہے۔ پس اپنے اندر

وہ تبدیلی پیدا کرو

کہ تم بھی محسوس کرو۔ دنیا بھی محسوس کرے۔ اور آسمان کے فرشتے بھی محسوس کریں۔ کہ اس دنیا میں اللہ تعالےٰ کی حیات ان لوگوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ جیئیں گے تو خدا تعالےٰ کا نام بھی زندہ رہے گا۔ اور یہ مریں گے۔ تو خدا تعالیٰ کا نام مر جائے گا۔ اور اس کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہے گا۔ اگر تم اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کر لو۔ تو یقیناً

خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت

ایسے رنگ میں آئیگی۔ کہ تمہاری مشکلات خس و خاشاک کی طرح اڑ جائیں گی۔ اور تمہارے راستہ میں کوئی روک باقی نہیں رہے گی۔

(روزنامہ الفضل مورخہ ۱۴ر اپریل ۵۰ء)

اذکروا موتاکم بالخیر

(از حضرت نواب محمد عبداللہ خاں صاحب آف مالیرکوٹلہ مقیم نصرت آباد اسٹیٹ (سندھ)

حضرت مولوی عبدالمغنی خاں صاحب رضؓ ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان میں ہمارے استاد تھے۔ طلباء سے بڑی محبت سے پیش آتے تھے۔ اپنے فرائض کو از حد تندہی اور محنت سے سرانجام دیتے تھے۔ آپ نہایت درجہ سادہ طبیعت اور صوفی منش انسان تھے۔ دنیاوی لذات سے بالکل بیگانہ تھے۔ حتی الامکان ان سے پہلوتہی اختیار کرتے تھے ان کا منتہا نظر صرف آخرت اور اس کی خوشیاں تھیں۔ اس دنیا میں حقیقت میں مسافرانہ زندگی بسر کرتے تھے اللہ تعالےٰ سے لو لگا کر آخرت پر ساری امیدیں باندھے بیٹھے تھے۔ سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنے کے بعد اپنی انانیت اور ذات کو بالکل مٹا کر رکھ دیا تھا۔ مجھے ان کا اپنا بیان کردہ ایک واقعہ یاد آیا۔ یہی واقعہ اس تحریر کا محرک ہوا ہے۔ اس واقعہ سے ان کی زندگی کا ایک حسین پہلو نظر آتا ہے۔ فرمانے لگے کہ میں ایک دعوت میں مدعو تھا۔ کھانے نہایت لذیذ تھے۔ ایک سالن تو اس قدر مزیدار تھا۔ کہ میں ایک لقمہ اٹھانے کے بعد دوسرا نہ اٹھا سکا۔ کہ

"اس قدر لذت اور اس دنیا میں!"

اللہ اللہ! اس دنیا کی لذات سے کس قدر بے نیازی ہے۔ اس دنیا کو صرف گذرگاہ ہی خیال کیا۔ دنیاوی لذات سے واسطہ نہ رکھا۔ باوجود سادگی کے طبیعت میں بے نیازی اس قدر تھی۔ کہ دنیاوی بڑائی اور وجاہت سے متاثر نہیں ہوتے تھے۔ باوجود دنیا سے کنارہ کش ہونے کے اہل دنیا کو برا بھلا نہ کہتے تھے۔ معترضانہ رنگ ہرگز ہرگز نہ تھا۔ صرف دنیا کی بے ثباتی کا ثبوت اپنی بے نیازی اور سادگی کے عملی نمونہ سے پیش کرتے تھے۔ ہم میں بہت سے احباب ایسے ہیں۔ جن کی زبانیں اعتراضات کرتے وقت قینچی کی طرح چلتی ہیں۔ لیکن عملی نمونہ پیش کرنے کا وقت آتا ہے۔ تو سب سے پیچھے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے حضرت مولوی صاحب رضؓ مرحوم میں بہترین نمونہ ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خلفاء اور دیگر اصحاب کبار کا نمونہ نظر آتا ہے۔ یہی ہیں جو کہ ان کے سچے وارث ہیں اللہ تعالیٰ کی لاکھوں لاکھ رحمتیں ان ارواح پر ہوں۔ ان لوگوں کی اولادیں ان کے نقش قدم پر چل کر اللہ تعالےٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کریں۔ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد تازہ کرتے چلے جائیں۔ آمین۔

پیشگوئی مصلح موعود

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی تھی۔ کہ مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے سوائے اس کے کوئی معنی نہیں۔ کہ احمدیت اس کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ پس درحقیقت اس پیشگوئی میں تحریک جدید کے قیام کی پیشگوئی تھی۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں اس عظیم الشان نکتہ کو سمجھ لینے کے بعد ایفائے عہد میں تاخیر کیسی؟ (نائب وکیل المال تحریک جدید)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ عزیزم شیخ مختار احمد ولد شیخ عظیم الدین صاحب سوداگر چرم راد ھن کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک۔ خادم دین اور صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ مختار احمد پروپرائٹر فوٹو سروس صدر کراچی۔

دعائے نعم البدل

مکرم چودھری محمد الدین صاحب ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ کی بچی بعمر ۱½ سال چند دن ہوئے فوت ہو گئی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ والدین کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرمائیں۔

درخواست دعا۔ سید محمد علی شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں۔ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار احمد علی خاں چنیوٹ

محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ چودھری مولا بخش صاحب کی وفات

محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ چودھری مولا بخش صاحب مینجنگ ڈائرکٹر ہریکے ٹرانسپورٹ لاہور ۲۸ر ستمبر ۵۵ء کو دو ماہ کی طویل علالت کے بعد لاہور میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ محترم چودھری فتح محمد صاحب سیال ناظر دعوت و تبلیغ کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کا جنازہ ۲۹ر ستمبر کو ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسی روز نماز عصر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

بہار آجائے

حجاب رخ سے اٹھاؤ بہار آجائے	مجھے خرد سے بچاؤ بہار آجائے
مرے جنوں سے نظامِ چمن ہی وابستہ	مرے جنوں کو بڑھاؤ بہار آجائے
جھلک رہی ہے تمہاری نظر میں کیفِ بہار	مجھے نظر سے پلاؤ بہار آجائے
فلک پہ چاند ستاروں سے بھی نہیں رونق	زمیں پہ اشک گراؤ بہار آجائے
تمہاری پستیٔ ذوقِ نظر ہی ایک حجاب	ذرا نظر کو اٹھاؤ بہار آجائے

نسیم ساغر صہبا بدست بیٹھا ہے
تم اس گھڑی میں جو آؤ بہار آجائے

نسیم سیفی

انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع پاکستان میں

زعماء صاحبان انصار اللہ کو ضروری اطلاع

پیشتر ازیں بیرونی مجالس انصار اللہ سے مشورہ طلب کیا گیا تھا کہ انصار اللہ کا سالانہ اجتماع کب ہو چنانچہ بیرونی آراء جو اس بارے میں موصول ہوئی تھیں مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں پیش ہو کر قرار پایا کہ فی الحال پاکستان میں پہلا انصار اللہ کا اجتماع خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر ہی بتاریخ ۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو کیا جائے اور آئندہ کے لئے انصار کے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندوں میں معاملہ پیش کر کے مستقل فیصلہ کیا جائے لہذا انصار کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو خدام کے اجتماع پر ہی کیا جاتا ہے۔ لہذا زعماء صاحبان انصار اللہ کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی مجلس انصار اللہ کی طرف سے ایک ایک نمائندہ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے مرکز میں ضرور بھجوا دیں۔ ایسے نمائندگان کو ۲۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء کی شام تک مرکز میں ضرور پہنچ جانا چاہیئے۔ کیونکہ اجتماع کا پروگرام ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو جمعہ کے روز صبح سے شروع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ۔

انصار کے اجتماع کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع ہوگا۔ زعماء صاحبان کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد اپنی اپنی مجلس کا نمائندہ منتخب کر کے دفتر ہذا کو ان کے اسماء گرامی کی اطلاع بھجوائیں۔

یہ یاد رہے کہ بڑی بڑی شہری جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کی طرف سے ضروری نہیں کہ ایک ہی نمائندہ مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ بلکہ بڑی شہری جماعتوں میں سے جن میں اراکین انصار کی تعداد بہت زیادہ ہو یعنی پچاس یا اس سے زائد ایک سے زائد نمائندہ بھجوا سکتی ہے اور ان بڑی شہری جماعتوں کی مجالس انصار کی طرف سے جہاں پر متعدد حلقے ہوں اور حلقہ وار مجالس انصار قائم ہوں ان حلقوں کی طرف سے ایک ایک نمائندہ مرکز میں بھجوایا جا سکتا ہے اور ہر ایسی مجلس انصار اللہ کی طرف سے جس میں اراکین انصار کی تعداد بیس سے زائد ہو وہاں سے مجلس کے ایک منتخب نمائندہ کے علاوہ زعیم اور زعیم اعلیٰ کو بحیثیت عہدہ انصار کے سالانہ اجتماع میں بطور نمائندہ شریک ہونے کا اختیار حاصل ہے۔

(نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تحریک جدید کے بقایا داران کے پتے مطلوب ہیں

تحریک جدید کے انیس سالہ جہاد میں حصہ لینے والوں کو یہ امر ازم ہوگا کہ . . . .

جن کے انیس سال پورے ہو چکے ہوں گے ان کے ناموں کی فہرست مع ان کی انیس سال ہی عالی مسال جس ہوتی رقم کے شائع کی جائے گی اور دفتر وکیل المال تحریک جدید تکمیل فہرست کے لئے نہ صرف متواتر دو سال سے اخبار میں بقایا داران کو بقایا ادا کرنے کے لئے اعلان دے رہا ہے بلکہ متعدد بار خطوط کے ذریعہ بھی ان کے بقایا کی اطلاع دیکر ادائیگی کی تحریک کرتا رہا ہے تا کوئی دوست جو سالہا سال سے تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج میں شامل رہا ہے اپنے کسی دو چار سال کے تھوڑے سے بقایا کی وجہ سے رہ نہ جائے اور بعد اشاعت فہرست اسے دفتر پر شکوہ نہ ہو۔

دفتر کی طرف سے بعض احباب کو عام ڈاک میں خطوط ارسال کرنے کے علاوہ بعض احباب کو ان کے بقایا کی اطلاع بذریعہ رجسٹری بھی دی ہے۔ ذیل میں ایک فہرست دی جاتی ہے جن کو دفتر نے خط یا رجسٹری کے ذریعہ بقایا کی اطلاع دی۔ مگر ان کا خط یا رجسٹری بوجہ غلط پتہ واپس آ گئے ہیں۔ اس لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ دوست خود اگر پڑھیں تو اپنے پتہ کی دفتر کو اطلاع دیں۔ یا اگر کسی کو ان کے پتے معلوم ہوں تو براہ مہربانی ان میں سے جس کا پتہ معلوم ہو اس کی اطلاع وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو فرمائیں۔ دفتر ان کا شکر گذار ہوگا۔

(۱) میاں بلال احمد صاحب کالا خطائی۔
(۲) چودھری رسول بخش صاحب رائے پور سیالکوٹ
(۳) چودھری نبی احمد صاحب 〃 〃
(۴) صوفی غلام محمد صاحب پشاور۔
(۵) ملک غلام ربانی صاحب کراچی
(۶) میاں غلام احمد صاحب تاجر کمالیہ۔
(۷) خانزادہ محمد اسحاق علی خان صاحب کراچی
(۸) مستری غلام محمد صاحب ریج کوٹری
(۹) شیخ محب الرحمن صاحب کراچی
(۱۰) مستری حکیم فیروز الدین صاحب نئی نور بہاولپور

یہ امر واضح ہے کہ اگر یہ دوست خود توجہ نہ فرمائیں۔ یا جن کو ان کے پتے معلوم ہیں وہ بھی اطلاع نہ دیں تو دفتر مجبور ہے کہ ان کے نام بوجہ بقایا فہرست سے نکال دے۔ پس یہ احباب فوری توجہ فرمائیں کیونکہ وقت کم ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

جامعہ نصرت میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایر (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو زیادہ تعداد میں بھجوائیں۔ کالج کا خرچ پنجاب کے تمام گرلز کالج کی نسبت بہت کم ہے مستحق طالبات کو وظائف اور کئی قسم کی مراعات دی جاتی ہیں۔ جامعہ نصرت ہوسٹل کی بلڈنگ کالج کے کمپاؤنڈ میں واقع ہے جہاں بورڈرز کی صحت اور تربیت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

جامعہ نصرت موسمی تعطیلات کے بعد ۱۴ ستمبر کو کھل چکا ہے۔ جو طالبات اور بورڈرز ابھی تک حاضر نہیں ہوئیں انہیں چاہیئے کہ جلد حاضر ہو جائیں۔ کیونکہ سیکنڈ ایر اور فورتھ ایر کی پڑھائی باقاعدہ شروع ہو چکی ہے۔

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

چندہ تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ

جیسا کہ عہدیداران و ممبران مجالس خدام الاحمدیہ کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر دوم کے وعدہ جات اور وصولی کے کام کی اصل ذمہ داری خدام الاحمدیہ پر ڈالی ہے حضرت اقدس کے اس ارشاد کی تکمیل کے لئے ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ اپنے عہد کے مطابق اپنا مال قربان کر کے خود اپنے وعدہ کو پورا کرے اور اپنے وقت کو قربان کر کے دوسرے احباب جماعت کے پاس پہنچ کر ان کے وعدہ جات کی وصولی کرے اسی غرض کے لئے یکم اکتوبر تا ۷ اکتوبر کا ہفتہ خاص طور پر وعدہ جات کی وصولی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ مجالس کا فرض ہے کہ وہ اس ہفتہ میں وصولی کا خاص اہتمام کریں۔ تا کہ حضرت اقدس کی خدمت میں خوشکن رپورٹ پیش کی جائے کہ . . . . مجالس خدام الاحمدیہ نے حضور کی طرف سے عائد کردہ فرض میں کسی قسم کی کوتاہی سے کام نہیں لیا۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعاء

(۱) میرے بیوی اور بچے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ چھوٹی بچی کو ایک ماہ سے ٹائیفائڈ ہے۔ سب کی صحت کے لئے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ (ملک مظفر احمد دھویلیاں)

(۲) ان دنوں میری ترقی کا معاملہ افسران محکمہ کے زیر غور ہے۔ صحابہ کرام اور درویشان قادیان میری ترقی کیلئے دعا فرمائیں۔ بشارت احمد چودھری

(۳) ہمارے خلاف ایک کیس بنا ہوا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ہمیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے۔ آمین۔ عظمت بیگم ملتان چھاؤنی

(۴) میری بیوی کافی دنوں سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مریضہ کو کامل شفا عطا فرمائے۔ حافظ غلام محی الدین بھوپال کلاں

(۵) ماسٹر محمد علی خان صاحب جو صحابہ میں سے ہیں آجکل کھانسی نزلہ اور آنکھوں کی بیماری میں مبتلا ہیں احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (احمد علی خان پٹواری)

(۶) مکرم خواجہ محمد شفیع صاحب وکیل چکوال عرصہ سے بندش پیشاب کے باعث بیمار چلے آ رہے ہیں آجکل میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مکرم خواجہ صاحب موصوف مقامی جماعت کے لئے روح رواں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب خواجہ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا جاری رکھیں۔ خورشید احمد منیر واقف زندگی چکوال ضلع جہلم

(۷) خاکسار مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین۔ لال محمد خوشدل قائد خدام الاحمدیہ چک ۲۳۳ ملتان

(۸) عزیز الا مجرم بابو عبد الغنی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں عرصہ سوا سال سے بعارضہ کینسر رچیک بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔ عبد السمیع ایم۔ بی۔ بی۔ ایچ رحمان شفاخانہ کراچی

معلمین کی ضرورت

گاہے بگاہے جماعتوں کی طرف سے معلمین کا مطالبہ ہوتا رہتا ہے۔ جو دوست ایسے ہوں کہ جماعتوں میں قیام کر کے ان کی تعلیم و تربیت کر سکیں۔ کچھ معاوضہ جماعتوں کی طرف سے بھی مل جایا کرے گا اور کچھ خود بھی کسی پیشہ سے گذارہ کر سکیں۔ ایسے احباب نظارت کو اطلاع فرمائیں۔ تا حسب ضرورت ان کو کسی جماعت میں لگا دیا جائے۔ درخواستیں امیر یا صدر کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

لوئر ڈویژن کلرکوں کی بھرتی

ایم۔ای۔ایس کا امتحان بھرتی ۱۴ تا ۱۶ نومبر ۵۵ء بمقام پشاور۔ واہ۔ راولپنڈی لاہور۔ کراچی بالبر ڈھاکہ۔ کوئٹہ ہوگا۔ درخواستیں نزدیک ترین سی۔ای (C.E) یا ڈی۔سی۔ای (D.C.E) یا سی۔ایم۔ای۔ایس (C.M.E.S) کے نام بشمولہ مصدقہ نقل میٹرک کی سند ۲۰/۱۰/۵۵ تک طلب کی گئی ہیں مطلوبہ کوائف:۔ نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیمی قابلیت۔ سابقہ تجربہ بمعہ تحریری ثبوت پتہ ڈاک۔ شرائط: میٹرک۔ کم از کم ۱۸ جائے ملازمت اندرون یا بیرون پاکستان بشمول فیلڈ سروس۔ تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰

سلیبس امتحان

(1) Arithmetic upto and including Vulgar Fractions Decimals and simple proportions.

(2) Dictation (Spelling and Punctuation)

(3) Drafting a letter (composition and handwriting)

(4) Precis writing and Registration

(i) Prepare a condensed statement of the salient points of 3 Letters for the purpose of presenting a synopsis of a case

(ii) Register the 3 Letters on daily Register sheet PAFO - 1637

(5) Type writing with neatness and accuracy at a speed of 20 words per minute.

(6) colloquial.

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

میکسیکو کے ساحلی علاقہ میں بحری طوفان

دو سو ہلاک اور سینکڑوں زخمی

میکسیکو سٹی ۳۰ ستمبر گزشتہ چند روز سے غرب الہند کے بعض جزائر میں جس بحری طوفان نے ہلاکت و تباہی کا ایک دور شروع کیا ہوا تھا میکسیکو کا ساحلی علاقہ بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکا۔ اس طوفان نے وینا کروس اور جزیرہ نما یوکوتان کے علاقہ میں شدید نقصان پہنچایا۔ اس علاقہ میں کئی کشتیاں اڑ گئیں اور کئی مکانات و تجارتی ادارے تباہ ہوگئے آخری اطلاعات کے مطابق بحری طوفان کی ہلاکت آفرینی سے دو سو افراد راہی ملک عدم اور کئی سو زخمی ہوگئے۔ بحری طوفان نے برطانوی ہنڈراس میں بھی شدید نقصان پہنچایا ہے۔

میمن سنگھ میں ہیضے سے ۵۳۰ ہلاک

ڈھاکہ ۳۰ ستمبر۔ جمال پور سب ڈویژن ضلع میمن سنگھ کے سیلاب زدہ علاقے میں اب تک ۵۳۰ افراد ہیضے سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ سب ڈویژن میں سترہ سو سے ڈیڑھ ہزار ٹیوب ویل خراب پڑے ہیں۔ اور علاقے بھر میں پینے کے پانی کی شدید کمی محسوس کی جا رہی ہے۔

امریکہ اور چین کی بات چیت

جنیوا ۳۰ ستمبر۔ امریکہ اور کمیونسٹ چین کے درمیان سفارتی سطح پر جو بات چیت ہو رہی ہے وہ نویں ہفتے میں داخل ہوگئی ہے اور بات چیت کا موضوع ابھی تک ان ۱۹ امریکی شہریوں کی رہائی ہے جو اس وقت چین میں مقید ہیں۔ امریکی سفیر ہزایکسیلنسی جانسن اور کمیونسٹ چینی سفیر وانگ پینگ نان کے درمیان اب اگلی ملاقات ۵ راکتوبر کو ہوگی۔

منصوبہ کولمبو کی مشاورتی کونسل کا اجلاس

کراچی ۳۰ ستمبر۔ کولمبو منصوبہ کے شریک ممالک کے نمائندے اس منصوبہ کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کے لئے سنگاپور میں جمع ہو رہے ہیں۔ یہ اجلاس منگل کو شروع ہو رہا ہے۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ اس منصوبہ میں توسیع کرنی چاہیے یا نہیں۔ اجلاس میں منصوبہ کی سابقہ ترقی کا بھی جائزہ لیا جائیگا پاکستانی وفد کے دو نمائندے مسٹر اے رشید ابراہیم ڈپٹی سیکرٹری وزارت امور اقتصادیات اور مسٹر ملک ایم یوسف۔ جائنٹ سیکرٹری وزارت تجارت سنگاپور روانہ ہوگئے ہیں۔

ہم عوام پر ہندی زبان کو زبردستی ٹھونسنا نہیں چاہتے

بھارتی پارلیمنٹ میں وزیر داخلہ پنڈت پنت کا بیان

نئی دہلی ۳۰ ستمبر لوک سبھا نے کل صبح ایک کروڑ ۹۴ لاکھ روپیہ کے ضمنی مطالبات منظور کر لئے۔ سرکاری زبان سے متعلق کمیشن کے ۲½ لاکھ روپیہ کے قریب مطالبہ پر بحث کے دوران ممبروں نے اگرچہ ہندی کی حمایت کی لیکن کہا کہ اسے اختیار کرنے میں جلدی نہ کی جائے اور اسے کسی پر زبردستی نہ ٹھونسنا چاہیئے

جنوبی ہند کے بعض ممبروں نے مطالبہ کیا کہ کمیشن میں غیر ہندی علاقوں کے اور زیادہ ممبر لئے جائیں لیکن پنڈت پنت وزیر داخلہ نے کہا کہ چودہ زبانوں کو علاقائی زبانیں تسلیم کیا گیا ہے۔ دستور کے مطابق ان سب کے نمائندے اس کمیشن میں لئے گئے ہیں۔ یہ کہنا غلط ہے کہ ہندی علاقوں کے نمائندوں کی تعداد دوسروں سے زیادہ ہے ۲۱ ممبروں میں ان کی تعداد صرف چھ یا سات ہے۔ ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ کمیشن میں بہترین صلاحیت کے مالک ممبر لئے جائیں۔

وزیر داخلہ نے کہا کہ میں اکثر و بیشتر اسبات کو دہرا چکا ہوں کہ ہم کسی پر ہندی کو ٹھونسنا نہیں چاہتے۔ اور ان لوگوں پر تو بالکل نہیں جو ہندی کی ناقابل گریز حادثیت سے گریز کر رہے ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ آخر کار وہ ہندی کی خوبصورتی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

سلطنت مغلیہ کے بانی کی تاریخ

لاہور ۲۹ ستمبر۔ امریکہ کا ایک مشہور مورخ ہیرلڈ لیمب ہندوستان میں مغل حکومت کے بانی ظہیر الدین بابر کے متعلق ایک کتاب لکھ رہا ہے۔ وہ اس کتاب کے لئے ضروری مواد حاصل کرنے کے لئے پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ مسٹر لیمب نے لاہور میں مشہور تاریخ دانوں سے سلطنت مغلیہ کے متعلق معلومات حاصل کیں مسٹر ہیرلڈ آج صبح لاہور سے راولپنڈی روانہ ہوگئے

یونانیوں کی تحریک میں کمیونسٹوں کی شمولیت

لندن ۳۰ ستمبر۔ برطانوی نوآبادیاتی دفتر نے گذشتہ شب ایک اعلان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اس امر کی شہادت موجود ہے۔ کہ قبرص میں یونانی تحریک کے قائد آرچ بشپ میکاریوس قبرص حکومت کے خلاف تحریک میں کمیونسٹوں کو شامل کر رہے ہیں۔ نوآبادیاتی دفتر کے ترجمان نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ آرچ بشپ قبرص کے تین اشتراکی ممبروں کے استقبال کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جن میں سے دو حال ہی میں اس مہم کے سلسلہ میں برطانیہ ترکی اور یونان کی سہ فریقی کانفرنس کے موقعہ پر لندن آئے تھے۔

مزید بتایا گیا ہے کہ نوآبادیاتی دفتر کا اعلان قبرص سے موصول شدہ شہادت کی اساس پر کیا گیا ہے۔

پنجاب میں ہفتہ ریڈ کراس

لاہور ۳۰ ستمبر۔ پنجاب میں ہفتہ ریڈ کراس منانے کے سلسلے میں ریڈ کراس کے دفتر میں رہبر کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ سوسائٹی کی صدر بیگم ملک فیروز خان نون نے اس اجلاس کی صدارت کی اس اجلاس میں ہفتہ ریڈ کراس کے پروگرام کے متعلق غور کیا گیا۔ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں ہفتہ ریڈ کراس کے پروگرام کو آخری شکل دی جائے گی۔ پنجاب میں ریڈ کراس کا ہفتہ ۲۳ راکتوبر سے ۲۹ راکتوبر تک منایا جائے گا۔ [illegible]

بغداد کونسل کا اجلاس کراچی میں ہوگا

لندن ۲۹ ستمبر۔ برطانوی دفتر خارجہ کی طرف سے کراچی کی ان اطلاعات کی تصدیق کر دی گئی ہے۔ کہ معاہدہ بغداد کے وزراء کی کونسل کا اجلاس اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں منعقد ہونے والا ہے۔ مگر پاکستانی وزارت خارجہ کے اس بیان کی تصدیق نہیں کی جا سکی کہ یہ اجلاس کراچی میں منعقد ہوگا

اگرچہ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ ابھی تک اجلاس کے مقام کا علم کسی کو بھی نہیں ہے۔ تاہم سفارتی حلقوں میں باور کیا جاتا ہے کہ اجلاس بغداد میں بلایا جائے گا۔

ایک یونٹ بل منظور کر لیا گیا

مغربی پاکستان کی فرسودہ علاقائی حد بندیاں ختم کر دی گئیں

کراچی یکم اکتوبر مجلس دستور ساز نے کل ایک یونٹ کا بل منظور کر لیا اور اس طرح مغربی پاکستان کی فرسودہ علاقائی حد بندیاں ختم ہو گئیں۔ بل کے حق میں ۴۳ اور خلاف ۱۳ ووٹ ڈالے گئے۔ بل کی منظوری کا اعلان جوش و مسرت کے نعروں اور حزب مخالف کی ہنگامہ آرائی کے درمیان کیا گیا

ایک یونٹ بل کے محرکین نے بل کی منظوری کو ایک نئے دور کا آغاز اور ایک یونٹ کو "انتہائی درخشندہ ستارہ" قرار دیا ہے۔ ایک یونٹ کے حامیوں نے ایوان میں جوش و مسرت کے نعرے لگائے اور برطانیہ کے قائم کردہ پنجاب۔ بلوچستان سرحد سرحدی پور۔ قبائلی علاقوں کے صدیوں پرانے ناموں کو الوداع کہا۔

ایک یونٹ بل پر کل رات بحث ختم کرتے ہوئے وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے کہا۔ ایک یونٹ کا بل منظور ہونے کے بعد اب ہم اس سے بھی اہم اور ضروری کام کی طرف توجہ دیں گے اور وہ ہے نئے آئین کی منظوری کا سوال۔ آپ نے کہا مجھے امید ہے کہ اس کام میں ایوان کے سارے طبقے تعاون سے کام لیں گے۔ حزب مخالف کے لیڈر مسٹر سہروردی نے اپنی تقریر میں حکومت کو یقین دلایا تھا کہ اگر اس نے پاکستان کے مجموعی مفاد کو مدنظر رکھا تو میری پارٹی حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گی۔

اس یقین دہانی کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری محمد علی نے اپنی تقریر میں کہا کہ مسٹر سہروردی نے تعاون کی پیشکش سے میری حوصلہ افزائی کی ہے۔ چنانچہ مجھے امید ہے کہ ہم دستور کے مسئلے کو بھی نہایت عمدگی کے ساتھ طے کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

ایک یونٹ کے بل کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اگرچہ بعض لوگوں نے اس سکیم کے خلاف نعرے اور بداعتمادی پھیلانے کی کوشش کی ہے پھر بھی مجھے اس کی کامیابی پر پورا بھروسہ ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب سارے مغربی پاکستان کے نمائندے سر جوڑ کر بیٹھیں گے تو وہ اس تمام علاقے کی مجموعی فلاح اور بہبود کیلئے کام کریں گے۔ آپ نے کہا طبقاتی اور صوبائی رجحانات ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں گے اور مقامی بدعنوانیوں کا بھی قلع قمع کیا جائے گا۔

ایک یونٹ بل منظور ہونے سے پاکستان پارلیمنٹ کی طویل ترین بحث ختم ہو گئی۔ اس میں ۳۰۹ ترمیمیں پیش کی گئی تھیں۔ جن میں سے اسمبلی نے ۲۴ منظور کیں (۴)

(۴) باقی یا تو پیش ہی نہیں کی گئیں یا انہیں مسترد کر دیا گیا۔ اسپیکر نے انہیں خلاف ضابطہ قرار دیا۔ بحث میں ۳۷ ممبروں نے حصہ لیا اور یہ اٹھارہ دن تک جاری رہی۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

(بقیہ صفحہ اول)

اگر صرف ہندوستان کو مسلمان کرنے کے لئے جس کی آبادی اس وقت ایک کروڑ تھی ایک معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ کی ضرورت تھی تو آج دنیا کی اڑھائی ارب آبادی کو کلمہ توحید پر جمع کرنے کے لئے تو یقیناً بیسوں معین الدین چشتی (رحمۃ اللہ) کی طرح قربانیاں کرنے والے وجودوں کی ضرورت ہے۔ اگر تم واقعی دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خود بھی اور اپنی اولادوں کو بھی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرتے چلے جاؤ تو یقیناً تم پر اللہ تعالےٰ کی بے حد و حساب برکات نازل ہوں گی۔ لیکن اگر تم نے دنیا کمانے کو اپنا مطمح نظر بنا لیا اور دین کی ضروریات کو نظر انداز کر دیا تو یاد رکھو کہ آنے والی نسلیں تم پر لعنتیں بھیجیں گی کہ کیوں تم نے دنیوی اموال کے لالچ میں دین کی طرف سے آنکھیں پھیر لیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا میں خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری جماعت میں اسلام کی تبلیغ کا ایک ایسا جوش پیدا فرمائے جو ہماری اولاد در اولاد میں مسلسل منتقل ہوتا چلا جائے۔ اور اس وقت تک سانس نہ لے جب تک کہ دنیا کا ایک ایک انسان کلمہ نہ پڑھ لے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوا نظر نہ آئے (آمین)

(خورشید احمد)

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی علالت

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر جائنٹ ناظر اعلےٰ اعرصہ دس بارہ روز بعارضہ انفلوئنزا و بخار بیمار ہیں۔ کراچی سے واپس آکر طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کریں

درخواست دعا

والد محترم ملک امام دین صاحب ولد گلاب دین صاحب ایک عرصہ سے دمہ کی بیماری میں مبتلا ہیں اور کچھ عرصہ سے تکلیف بہت بڑھ گئی ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

ملک محمد الٰہی کراچی